روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 30/اپریل 2013ء 19 جمادی الثانی 1434 ہجری 30 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 98

انصاف کرنے والے

حضرت زہیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
انصاف کرنے والے خدائے رحمٰن کے داہنے ہاتھ نور کے منبروں پر ہوں گے (اللہ تعالیٰ کے تو دونوں ہاتھ ہی داہنے شمار ہوں گے) یہ لوگ اپنے فیصلوں میں اور اپنے اہل وعیال میں اور جس کے بھی وہ نگران بنائے جاتے ہیں عدل کرتے ہیں۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر العادل و عقوبۃ حدیث نمبر 3406)

معاشرے میں سچائی اور انصاف قائم کرنے، امن وسلامتی پھیلانے اور احکام الٰہی کے مطابق سچی گواہی دینے سے متعلق دینی تعلیم

جھوٹی گواہیوں سے تم اللہ تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے سکتے وہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے

ہمیشہ صاف اور سیدھی بات کرو، اپنے عائلی، گھریلو، معاشرتی اور دنیاوی معاملات میں سچائی کو پکڑے رکھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26۔اپریل 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26۔اپریل 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم۔ٹی۔اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ نساء آیت 136 اور سورۃ مائدہ آیات 10,9 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی جماعت دین حق کے مخالفین کے ہر الزام اور ہر اعتراض جو وہ قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر کرتے ہیں، قرآن کریم کی روشنی میں رد کرتی ہے۔ فرمایا کہ جب میں غیروں کے جماعت کے حق میں تبصرے سنتا ہوں کہ یہ جماعت شدت پسندی کے خلاف ہے اور دنیا میں انصاف قائم کرنا چاہتی ہے اور جب بھی غیروں کے سامنے دین حق کی خوبصورت تعلیم پیش کرتا ہوں تو ساتھ ہی اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ ایک احمدی جس کے قول وفعل میں تضاد ہے وہ اپنے عمل سے جماعت احمدیہ کا امیج یا تصور خراب کر رہا ہوتا ہے، ایک غلط تاثر قائم کر کے جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہا ہوتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ گنہگار ٹھہرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو۔ پس دین حق کی خوبصورت تعلیم کا اظہار اس وقت ہوگا جب ہر احمدی ہر سطح پر اس تعلیم کا اظہار اپنے قول اور اپنے عمل سے کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے ہر معاملے میں گواہی خدا تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئے خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہونی چاہئے۔ کسی قسم کا ذاتی مفاد مدنظر نہ ہو۔ ہمیشہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کیلئے صاف اور سیدھی بات کرو۔ اپنے عائلی، گھریلو، معاشرتی اور دنیاوی معاملات میں بھی سچائی کو ہمیشہ پکڑے رکھو۔ انصاف کے قیام کی ہمیشہ کوشش کرو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تمہاری جھوٹی گواہیوں سے تم دنیا والوں کو تو دھوکا دے سکتے ہو لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہارے ہر عمل اور ہر بات سے اچھی طرح باخبر ہے۔ فرمایا کہ صرف تمہارے معاشرے میں ہی تمہاری گواہیاں انصاف کو قائم کرنے کے لئے نہ ہوں بلکہ تمہارے دشمن بھی اگر تمہارے سے انصاف حاصل کرنا چاہیں تو وہ بھی انصاف حاصل کرنے والے ہوں۔ کسی کی دشمنی ہمیں انصاف اور سچائی سے دور نہیں ہٹا سکتی۔ پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہم غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ان پر دین حق کی خوبیاں واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر یہ ڈالی ہے کہ قوام بن کر کھڑے ہو جاؤ یعنی انتہائی گہرائی میں جا کر اور مسلسل اور مستقل مزاجی سے کوشش کرتے ہوئے انصاف قائم کرو۔ فرمایا کہ پھر اسی کے نتیجے میں دنیا میں انصاف، سلامتی اور امن قائم ہوگا۔ اگر ہم حقیقت میں یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں تو پھر یہ دیکھنے اور سوچنے والی بات ہے کہ ہمارے گھروں میں بے اعتمادی کی فضا کیوں ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں پیار ومحبت کیوں نظر نہیں آتا۔ بچے کیوں اس وجہ سے ڈسٹرب ہیں۔ بھائی بھائی کے رشتے میں دراڑیں کیوں پڑ رہی ہیں۔ بدظنیوں کی وجہ سے یا سچائی کی کمی کی وجہ سے تعلقات کیوں ٹوٹ رہے ہیں۔ دوستی کی بنیاد پر شروع کئے گئے کاروبار ناراضگیوں اور مقدموں پر کیوں منتج ہو رہے ہیں۔ قضاء میں مقدمات کی تعداد میں کیوں اضافہ ہو رہا ہے یا عدالتوں میں کیوں زیادہ مقدمات احمدیوں کی طرف سے بھی جانے لگ گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دلوں کی حالت اور ظاہری حالت یا قول میں تضاد ہے۔ پس ہر احمدی کو خواہ وہ عہدیدار ہے یا عام احمدی، اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ جو دنیا کو امن وسلامتی کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس کے لئے ہر سطح پر ہمیں انصاف کو قائم کرنا ہوگا۔ سچائی کو قائم کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے تا کہ جہاں ہم اپنے گھروں اور اپنے معاشرے کو انصاف پر قائم رکھتے ہوئے جنت نظیر بنائیں وہاں دین حق کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں لوگوں کو راہ حق کی طرف بلانے کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ دنیا پر حقیقی انصاف کی تعلیم واضح کر کے اسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے والا بنائے اور دنیا کو تباہی سے بچالے۔ آمین

ضرورت کارکنان درجہ دوم

صدر انجمن احمدیہ میں محرر کے طور پر ملازمت کے خواہش منداحباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:۔

1۔ امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم ازکم انٹرمیڈیٹ ہونی چاہئے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم ازکم 45% نمبر حاصل کئے ہوں یعنی 495 ہونے ضروری ہیں۔

2۔امیدوار کے لئے Inpage اردو کمپوزنگ کا جاننا ضروری ہے۔

3۔صرف وہ امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو صدرانجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

4۔صرف وہ امیدوار ملازمت میں لئے جائیں گے جو فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

5۔ جو دوست صدرانجمن احمدیہ میں بطور محرر ملازمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ان کے لئے صدرانجمن احمدیہ کی طرف سے **29 مئی 2013ء کو امتحان** کا انعقاد کیا جائے گا۔

6۔نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

☆قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ۔
☆چالیس جواہر پارے، ارکانِ (دین حق)، نماز مکمل باترجمہ۔
☆کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
☆مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
☆نظم از درثمین (شان (دین حق)

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے، وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے

البقرۃ:202 اور 287 میں مذکور دعاؤں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ ...... ان دنوں میں خاص طور پر کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تحریک

دعا کی حقیقت اور فلاسفی کا بیان اور مذکورہ بالا قرآنی دعاؤں کی پُر معارف تشریح اور حالاتِ حاضرہ میں ان دعاؤں کی اہمیت کا تذکرہ

اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے جو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے دعا کو کمال تک پہنچا دے

مکرم مبشر احمد عباسی صاحب آف کراچی کی شہادت اور مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب (ربوہ) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 مارچ 2013ء بمطابق 8 امان 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 202 اور 287 تلاوت کی اور فرمایا:

پہلی آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اُس کا ترجمہ ہے: اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دوسری آیت کا ترجمہ ہے کہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اُس کے لئے ہے جو اُس نے کمایا اور اُس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے بدی کا اکتساب کیا۔ اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تُو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

یہ دو قرآنی دعائیں ہیں جن کے بارے میں مَیں کچھ کہوں گا لیکن اس سے پہلے دعا کی حقیقت کیا ہے؟ اُس کی فلاسفی کیا ہے؟ اِس بارے میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلّی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے۔ اور ہر گز ہر گز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے''۔ فرمایا ''ہماری اس تقریر میں اُن نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظر خطا کار کی وجہ سے'' (یعنی غلط سوچ رکھنے اور ظاہری طور پر دیکھنے کی وجہ سے) ''یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دعا میں فنا ہوتے ہیں'' (یعنی اُن کی اپنی حالت بھی یہ ہوتی ہے، اور کہتے بھی یہی ہیں کہ دعا کر رہے ہیں اور دعا کی کیفیت بھی ہوتی ہے، اُس میں فنا ہوتے ہیں) ''پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں۔'' (یعنی اُن کے مقاصد، جو وہ چاہتے ہیں، اُن کو نہیں ملتے) ''اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ ان پر فتح پاتا ہے۔'' (یعنی اُس کو سب کچھ مل جاتا ہے) ''اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے۔ اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے۔ ظاہر بین تو یہ دیکھتا ہے کہ ایک شخص جس مقصد کے لئے دعا کر رہا تھا اُس کو حاصل نہیں ہوئی لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ایک تو پہلی شرط یہ رکھی ہے، دعا کو کمال تک پہنچانا۔ اور جو حقیقت میں دعا کرتا ہے وہ صرف ظاہری چیز کو نہیں دیکھتا۔ جو مومن ہے، جس میں مومنانہ فراست ہے جو خدا تعالیٰ کے تعلق کو جانتا ہے وہ صرف یہ نہیں دیکھتا کہ میں جو مانگ رہا ہوں مجھے مل گیا بلکہ فرمایا کہ اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔

فرمایا: ''اور یہ ہر گز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اُسی امر میں میسر آ سکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ خدا جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے؟ وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔'' (اگر دعا کامل ہو، صحیح ہو، حقیقی رنگ میں ہو، اللہ تعالیٰ کے کہنے کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ جو سمجھتا ہے کہ حقیقی خوشحالی کس چیز میں ہے، وہ عطا فرما دیتا ہے) فرمایا کہ ''جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مراد یابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 237)

دعا کرنے والے کو جو لذت ملتی ہے وہ مشکل کے وقت میں ہی مل سکتی ہے۔ فرمایا کہ جو ایک بادشاہ کو نہیں مل سکتی۔

پس یہ دعا کی حقیقت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ اس کی مختصر فلاسفی ہے۔ یہ دعا کی روح ہے اور ایک حقیقی مومن کی یہ سوچ ہے اور ہونی چاہئے اور ہمیں اسے ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔

پس جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ دعا کی قبولیت کے لئے دعا کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے اور اس مقام تک پہنچ کر یا تو دعا قبول ہو جاتی ہے جو انسان اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا ہے، اُس کی قبولیت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں یا پھر دل کی ایسی تسلّی اور سکینت ہوتی ہے کہ انسان کا جو غم ہے جس وجہ سے دعا مانگ رہا ہے، وہ ختم ہو جاتا ہے، وہ دور ہو جاتا ہے۔ ایک خاص قسم کا سکون ملتا ہے کہ اب جو بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے بہتر ہو گا وہ ظاہر ہو گا۔ یہ سوچ ہے جو ایک حقیقی مومن کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ اس لئے اس کے حصول کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

اس وقت مَیں دو قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا یہ دعائیں ان

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

آیات میں ہیں۔ ہم پڑھتے بھی ہیں۔ بہت سے جانتے بھی ہیں۔ ان میں سے ایک دعا ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا .... (البقرۃ:202) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں بھی حسنہ عطا فرما اور آخرت میں بھی۔

یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاص طور پر پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة حدیث 6389)

اور صحابہ کو بھی اس طرف توجہ دلائی اور صحابہ بھی خاص توجہ سے پڑھا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 52 کتاب الدعا باب من کان یحب......حدیث 3 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حضرت مسیح موعود نے بھی ایک وقت میں جماعت کے افراد کو یہ کہا تھا کہ خاص طور پر ہر نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب کھڑے ہوتے ہیں تو اس میں یہ دعا پڑھا کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 6 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی خاص طور پر اس دعا کی طرف اپنے ایک خطبہ میں بلکہ مختلف خطبات میں توجہ دلائی اور جماعت کو پڑھنے کی تلقین فرمائی اور اس کی تفسیر بھی بیان فرمائی۔ پس اس دعا کی بہت اہمیت ہے۔

ویسے تو ہر دور اور ہر وقت کے لئے یہ دعا ہے لیکن آجکل خاص طور پر جب دنیا میں ہر طرف فتنہ و فساد کا دور دورہ ہے یہ دعا خاص طور پر ہمیں پڑھنی چاہئے۔ حَسَنَہ کا مطلب ہے کہ نیکی اور اچھائی، فائدہ جس میں کوئی برائی اور نقصان نہ ہو، ایسا کام ہو جس کا ہر پہلو سے اچھا نتیجہ نکلتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔ احمدیوں کے لئے تو بعض (-) ملکوں میں بحیثیت احمدی بھی ایسے حالات ہیں کہ اس دعا کے پڑھنے کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ مخالفینِ احمدیت چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہر نعمت سے احمدی کو محروم کر دیا جائے۔ حتی کہ اُسے اُس کے جینے کے حق سے بھی محروم کر دیا جائے۔ ایسے میں یہ دعا کہ اے اللہ! ہمیں دنیاداروں کے سارے منصوبوں کے مقابلے میں اس طرح سنبھال لے کہ یہ جو تیری ہر قسم کی حَسَنَہ سے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کو تیرے فضلوں کی وجہ سے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ ہمارے دنیا کے اعمال بھی تیری رضا کے حصول کی وجہ سے ہمیں آخرت کی حَسَنَہ سے بھی نوازنے والے ہوں۔ اور ہر عمل جو ہم یہاں دنیا میں کرتے ہیں وہ تیری رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ دشمن ہمارے کاروباروں کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو ہمیں ایسے طریق پر حَسَنَہ سے نواز کہ دشمن کے تمام منصوبے ناکام ہو جائیں۔ وہ ہمیں ایمان سے پھیرنے کے لئے ہمارے رزق ہمیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو ہمیں ایسے طریق سے حَسَنَہ سے نواز کہ پہلے سے بڑھ کر طیب اور حلال رزق میں حاصل ہو۔ ہمارے ہمسائے ایسے ہوں جو ہمیں دکھ دینے والے نہ ہوں۔ ہمارے محلّہ دار ایسے ہوں جو ہمیں دکھ دینے والے نہ ہوں۔ ہمارے شہروں کو ہمارے لئے حَسَنَہ بنادے۔ ہمارے ملک کو ہمارے لئے حَسَنَہ بنادے۔ ہمارے خلاف کارروائیاں کرنے والوں کے شرور جو ہیں اُن کی طرف پلٹ جائیں۔ ہمارے حاکموں کو ایسا بنادے جو رحم دل ہوں، تقویٰ سے کام لینے والے ہوں، انصاف کرنے والے ہوں۔ بعض ملکوں میں، (-) آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کئی جگہ حاکم ہی ہیں، حکمران ہی ہیں جو عوام کے لئے عذاب بنے ہوئے ہیں۔ ماتحتوں کے حق ادا کرنے والے حاکم ہوں، افسر ہوں۔ اور پھر موجودہ حاکم تیرے نزدیک اصلاح کے قابل نہیں تو ایسے حاکم دے جو ان خوبیوں کے مالک ہوں تاکہ اُن کے ذریعہ سے ہمیں جو دنیا کے فوائد ملنے ہیں وہ حَسَنَہ ہوں۔ ہر فائدہ ایسا ہو جو تیری رضا حاصل کرنے والا ہو۔ پھر دوست ہوں تو ایسے ہوں جو خیر خواہ ہوں، محبت کرنے والے ہوں، دکھوں میں کام آنے والے ہوں، نیکیوں کا جواب نیکیوں سے دینے والے ہوں۔ حضرت مصلح موعود نے بھی اس بارے میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

پاکستان میں آجکل بیشک ایک طبقہ (-) کے پیچھے لگ کر احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ایک بہت بڑا حصہ ایسا بھی ہے جو دوستی کا حق نبھانے والے بھی ہیں۔ ہم ہر پاکستانی کو برا نہیں کہہ سکتے۔ یا مختلف ملکوں میں جہاں جماعت کی مخالفت ہے ہر شخص کو بُرا نہیں کہہ سکتے۔ ایسے لوگ ہیں جیسا کہ میں نے کہا جو دوستی کا حق نبھانے والے ہیں، ہمدرد ہیں، خیر خواہ ہیں، مشکل اور مصیبت میں کام آنے والے ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک احمدی نے جو پاکستان میں اغوا ہو گئے تھے، مجھے خط میں بتایا کہ اغوا کرنے والوں نے اُن سے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کیا اور جس کا انتظام فوری طور پر ممکن نہیں تھا۔ اُن کے بھائی کوشش کرتے رہے لیکن جتنی رقم اغوا کرنے والے مانگ رہے تھے وہ انتظام نہیں ہو رہا تھا اور اُن میں جرأت اتنی ہے، اُن کو پتہ ہے قانون ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے کہا اچھا ایک خاص رقم اتنی ہمیں ادا کر دو، باقی کی ضمانت دو۔ اور ضمانت بھی کسی احمدی کی نہیں ہو سکتی۔ تو ان کے غیر احمدی دوست نے ان کی ضمانت دی جس کی وجہ سے اُن کی رہائی عمل میں آئی۔ اب اس غیر احمدی دوست نے بھی اپنی زندگی کو داؤ پر لگا لیا۔ اُن اغوا کنندگان نے اب جو رقم لینی ہے ان کے ذریعہ سے لینی ہے۔ تو ایسے بھی لوگ ہیں جو احمدیوں کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہیں۔ اس ماحول میں رہنے کے باوجود جو آجکل وہاں بنا ہوا ہے، نیکی کرنے والے لوگ ہیں، دوستی کا حق نبھانے والے ہیں۔ دہشت گردوں اور مُلّاؤں کے خلاف ہیں۔ دنیا کی حَسَنَہ میں سے یہ بھی ایک حَسَنَہ ہے کہ اچھے دوست مل جائیں۔

اسی طرح مشنز کی جو رپورٹس آتی ہیں میں ان میں ایک رپورٹ دیکھ رہا تھا۔ مالی میں ہمارے ریڈیو سٹیشنز نئے قائم ہوئے ہیں، اُن کی وجہ سے بڑے وسیع پیمانے پر (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہے۔ اس کو سن کر بعض مخالف (-) جو ہیں، جو (-) ملکوں سے (-) سے مدد لیتے ہیں، تاکہ (دعوت الی اللہ) کو روکیں اور اُنہیں جس حد تک ہو سکتا ہے دنیاوی نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کریں۔ تو ایسے (-) نے ہمارے (مربیان) کو دھمکیاں بھی دیں، دیتے بھی رہتے ہیں، فون بھی کرتے رہتے ہیں۔ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ ہمارے خلاف پراپیگنڈہ بھی کرتے ہیں کہ ان کی باتیں نہ سنو، یہ کافر ہیں اور فلاں ہیں اور فلاں ہیں۔ بعض اپنی انتہا کو بھی پہنچ جاتے ہیں تو وہاں ایک ایسی صورتحال پیدا ہو گئی جو بے انتہا تھی یعنی مخالفت اور دشمنی بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔ اُس پر وہاں کے بعض اچھے، سلجھے ہوئے، اثر و رسوخ رکھنے والے غیر از جماعت لوگوں کو جب پتہ لگا تو انہوں نے ہمارے (مربی) کو پیغام بھیجا کہ بالکل فکر نہ کرو اور اپنا کام کئے چلے جاؤ۔ یہی حقیقی (دین) ہے جو تم لوگ پھیلا رہے ہو اور کوئی تمہیں اس سے روک نہیں سکتا۔ تو یہ اچھے دوست اللہ تعالیٰ ہر جگہ عطا بھی فرماتا رہتا ہے جو گو خود احمدی نہ بھی ہوں تو احمدیت کے پھیلانے میں، پیغام پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی حَسَنَہ ہے۔

پس حَسَنَہ کو جتنی وسعت دیتے جائیں اُتنا ہی یہ کھلتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس دنیاوی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کے لئے اُس کے جتنے فضل اور بہتر انجام والی چیزیں مانگتے جائیں یہ سب حَسَنَہ میں آتے چلے جاتے ہیں۔ ذاتی زندگی میں اچھی بیوی ہے، اچھا خاوند ہے، نیک بچے ہیں، بیماریوں سے محفوظ زندگی ہے۔ غرض کہ ہر چیز جس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارے لئے بہتری اور فائدہ ہے، وہی دنیا کی حَسَنَہ ہے اور یہی ایک مومن کا منشاء اور خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہر وہ چیز دے جو اُس کی ضرورت ہے۔ ہر لحاظ سے اچھی ہو، ظاہری بھی اور باطنی لحاظ سے بھی۔ کیونکہ غیب اور حاضر کا تمام علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس لئے وہی بہتر فیصلہ کر سکتا ہے کہ ہمارے لئے ظاہری اور باطنی لحاظ سے کیا چیز بہتر ہے۔ ہم تو کسی چیز کے چناؤ میں غلطی کھا سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ تو کسی قسم کی غلطی نہیں کھا سکتا۔ ظاہر طور پر ہم کسی کو اچھا دوست سمجھتے ہیں لیکن وہی نقصان پہنچانے والا بن جاتا ہے۔ کئی ایسے معاملات آتے ہیں جہاں لوگوں نے اپنے دوستوں پر بڑا اعتبار کیا، کاروباروں میں شریک بنایا، لیکن وہی اُن کو نقصان پہنچانے والے بن گئے۔ ہم کسی کو حاکم بنا دیتے ہیں تو وہی نقصان پہنچانے والا بن جاتا ہے۔ علاوہ جماعتی رنگ کی پریشانیوں کے روزمرّہ کے معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بعض باتیں ایسی کرتے ہیں جو پریشانی اور مشکل کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس صحیح رنگ میں رَبَّنَا اٰتِنَا (-) کی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو

جماعتی بھی اور ذاتی پریشانیوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ نہ صرف بچ سکتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بھی بن سکتا ہے۔

پھر فرمایا کہ وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کہ آخرت میں بھی ہمیں ہر وہ چیز دے جو حَسَنَہ ہو۔ یعنی وہاں بھی ظاہر و باطن کی اچھی چیز دے۔ حضرت مصلح موعود نے اس کی وضاحت ایک جگہ اس طرح فرمائی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آخرت میں تو حَسَنَہ ہی ہے۔ جب انسان آخرت کی دعا مانگ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اگر قبول کر لی تو حَسَنَہ ہے۔ تو وہاں کی ظاہر و باطن کی اچھائی سے کیا مراد ہے۔ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ آخرت میں تو سب چیزیں گو اچھی ہیں لیکن آخرت میں بھی بعض چیزیں ایسی ہیں جو باطن میں اچھی ہیں مگر ظاہر میں بری ہیں۔ مثلاً دوزخ ہے۔ قرآنِ کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ انسان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ ایک لحاظ سے وہ بری چیز بھی ہے۔ پس جب آخرت کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے حَسَنَہ کا لفظ رکھا تو اس لئے کہ تم یہ دعا کرو کہ الٰہی! ہماری اصلاح دوزخ سے نہ ہو بلکہ تیرے فضل سے ہو۔ اور آخرت میں ہمیں وہ چیز نہ دے جو صرف باطن میں ہی اچھی ہے۔ جیسے دوزخ باطن میں اچھا ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مگر ظاہر میں برا ہے کیونکہ وہ عذاب ہے۔ آخرت میں حَسَنَہ صرف جنت ہے جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 446)

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس دنیا کی حَسَنَہ آخرت کی حَسَنَہ کا بھی باعث بنتی ہے۔ اگر اس دنیا میں ہر چیز جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا دلانے والا ہے تو آخرت میں بھی ایسی حَسَنَہ ملے گی جس کا ظاہر بھی اچھا ہو اور باطن بھی اچھا ہو۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب، شدائد، ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اُسے خدا تعالیٰ سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔ تو دنیا کا حَسَنَہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے۔ (-) (النساء:29)۔‘‘ (یعنی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے)۔ فرمایا کہ ’’ایک ناخن ہی میں درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے‘‘۔ فرمایا: ’’اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے۔ (مثلاً) جیسے بازاری عورتوں کا گروہ (ہے) کہ اُن کی زندگی کیسے ظلمت سے بھری ہوئی (ہے) اور بہائم کی طرح ہے‘‘ (جانوروں کی طرح کی زندگی ہے) ’’کہ خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں۔ دنیا کا حَسَنَہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو، خواہ آخرت کا، ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ اور فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً میں جو آخرت کا پہلو ہے، وہ بھی دنیا کی حَسَنَہ کا ثمرہ ہے۔‘‘ (اُسی کا پھل ہے۔) ’’اگر دنیا کا حَسَنَہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے۔ یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حَسَنَہ کیا مانگنا ہے۔ آخرت کی بھلائی ہی مانگو‘‘۔ فرمایا کہ ’’صحت جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جس سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے اور اس لئے ہی دنیا کو آخرت کا مَزْرَعَۃ کہتے ہیں (یعنی آخرت کی کھیتی کہتے ہیں۔ دنیا میں جو بوؤ گے وہی وہاں جا کے کاٹو گے۔) اور درحقیقت جسے خدا دنیا میں صحت، عزت، اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمالِ صالح اُس کے ہوویں تو امید ہوتی ہے کہ اُس کی آخرت بھی اچھی ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 600 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اسی آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-)۔ یہ دعا کرو کہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اس میں صرف آخرت کے عذاب نار کی طرف ہی توجہ نہیں دلائی گئی بلکہ اس سے بچنے کی دعا کرو جو اس دنیا کی بھی آگ ہے۔ اس دنیا میں بھی آگ کا عذاب ہوتا ہے۔ پس اس دعا میں دنیا اور آخرت دونوں کے عذابِ نار سے بچنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔ دنیا کے عذابِ نار جو ہیں وہ بھی قسما قسم کے ہیں، مصیبتیں ہیں اور دکھ ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عذاب کے بجائے حَسَنَہ بن جاتے ہیں۔ اس دنیا میں عذابِ نار کی ایک مثال جیسا کہ میں نے ذکر کیا آجکل بعض ملکوں کے جو حالات ہیں وہ بھی ہیں۔ کوئی پتہ نہیں کہ گھر بیٹھے یا بازار میں پھرتے ہوئے کہاں سے بندوق کی گولی آئے اور کوئی گولہ پھٹے اور انسان کو لہولہان کر دے یا اُس کی زندگی لے لے۔ کئی جانیں اسی طرح ضائع ہو جاتی ہیں۔ جہاں ایسی باتیں ہو رہی ہوں، عمل ہو رہے ہوں، اس طرح کی زندگی ہو تو وہاں جب کوئی عذابِ نار سے بچاؤ کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ان چیزوں سے بچا لیتا ہے۔ آجکل کے شرور جو دہشت گردوں نے پیدا کئے ہوئے ہیں، اُن سے بچنے کے لئے بھی یہ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا ہے۔

گزشتہ دنوں کراچی میں ہمارے ایک احمدی جوان آدمی، چالیس پینتالیس سال کی عمر تھی، سودا لینے کے لئے گھر سے نکلے اور دو چار منٹ کے بعد ہی وہاں بم دھماکہ ہوا جس میں پچھلے دنوں میں پچاس آدمیوں کی جان ضائع ہوئی ہے اُس میں وہ بھی شہید ہو گئے۔

پس آجکل تو جگہ جگہ آگ کے پھندے ان دہشت گردوں نے لگائے ہوئے ہیں۔ ان کے عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ کس وقت کہاں کیا ہونا ہے۔ اس لئے انسان اُس سے مانگے کہ میرا گھر میں رہنا اور میرا باہر نکلنا تیرے فضل سے میرے لئے حَسَنَہ کا باعث بن جائے اور ان عذابوں سے مجھے بچا لے۔ اسی طرح آخرت کے عذاب سے بھی مجھے بچا۔

حضرت مسیح موعود کا ایک اور اقتباس پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’دعا کی حاجت تو اُسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس کے دَر کے نہ ہو۔ اُسی کے دل سے دعا نکلتی ہے......‘‘۔

گزشتہ سے پہلے خطبہ میں مَیں نے اس کی حضرت مصلح موعود کے حوالے سے تھوڑی وضاحت بھی کی تھی۔ تو حضرت مسیح موعود یہ فرما رہے ہیں کہ دعا کی حاجت تو اُسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس دَر کے نہ ہو، اُسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ’’غرض رَبَّنَا (-) الخ۔ ایسی دعا کرنا صرف اُنہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا رب جان چکے ہیں اور اُن کو یقین ہے کہ اُن کے ربّ کے سامنے اَور سارے اربابِ باطلہ ہیچ ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی۔ بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہیں۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، خون، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن۔ غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں، بچائے رکھ‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 145 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دوسری دعا جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے اس کی بھی بڑی اہمیت ہے، وہ سورۃ بقرۃ کی آخری آیت ہے جس کی میں نے تلاوت کی ہے جس میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ یہ دعا مانگو کہ (-) کہ اے ہمارے رب! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا ہمارے سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔

بھول جانے کے معنی ہیں کہ کوئی کام کرنا ضروری ہے لیکن نہ کیا جائے۔ ایک تو یہ کہ جان بوجھ کر نہیں چھوڑا بلکہ بھول گئے۔ دوسرے یہ کہ ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ اگر اس کو نہ کیا اور وقت پر نہ کیا تو اس کی ہمارے لئے کتنی اہمیت ہے۔ اور اس خیال میں رہیں کہ کوئی بات نہیں۔ نہیں کیا تو کیا ہوا، معمولی سا کام ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ ہمیں بھولنے اور خطا کرنے سے بچا۔ لیکن یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک اہم کام ہے، انسان کو تو علم نہیں کہ کونسا اہم ہے اور کونسا نہیں، اس کے نہ کرنے سے ہماری روحانی ترقی میں فرق آ سکتا ہے، ہمارے خدا تعالیٰ سے تعلق میں فرق آ سکتا ہے۔ پس اے اللہ تُو ہمیں ایک تو ایسی غلطیاں کرنے سے بچا۔ دوسرے اگر غلطیاں ہو گئی ہیں تو اس پر پکڑ نہ کر۔ اسی طرح کسی کام کے غلط طریق سے کرنے سے یا ایسا کام کرنے سے جو ہمیں نہیں کرنا چاہئے، ہمیں پکڑ میں نہ لے۔ ہمارا مؤاخذہ نہ کر۔ بلکہ ہماری خطاؤں کو معاف فرما اور معاف

فرماتے ہوئے اُن کے بداثرات سے اور اپنی ناراضگی سے ہمیں بچالے۔ لیکن اگر ہم جان بوجھ کر ایک غلط کام کرتے جائیں یا غلط طریق پر کرتے چلے جائیں۔ اپنی اصلاح کی طرف کوشش نہ کریں اور پھر یہ دعا بھی مانگتے ہیں تو پھر یہ دعا نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اور دعا کے ساتھ ایک مذاق بن جائے گا۔ پس دعائیں بہتر نتائج کے لئے ہوتی ہیں نہ کہ خدا تعالیٰ کو آزمانے کے لئے۔ اس لئے جہاں اپنے عمل ہوں گے وہیں دعا بھی حقیقی دعا بنے گی۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اُس پر اُس کو کمال تک پہنچاؤ۔

پھر آتا ہے: (-)۔ یعنی ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو پہلوں پر ڈالا گیا اور اُس کی وجہ سے اُنہیں سزا ملی۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس کا نمازیں پڑھنے یا قرآنِ کریم کے جو احکامات ہیں ان سے اس کا تعلق نہیں۔ اس میں یہ نہیں کہا کہ یہ ہمارے غیر معمولی بوجھ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو پہلے ہی فرما دیا۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (-) کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات انسان کی طاقت اور وسعت کے مطابق دیتا ہے۔ اس بوجھ نہ ڈالنے کے یہ معنی ہیں کہ بعض جرموں کی وجہ سے پہلے لوگوں کو سزائیں دی گئیں، وہ سزائیں ہم پر نازل نہ ہوں۔ اور ہم سے وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں جو پہلے لوگوں سے سرزد ہوئیں اور وہ تباہ ہو گئے۔ اگر ہم غلطیاں بھی کرتے رہیں اور پھر کہیں کہ ہمیں سزا بھی نہ ملے جو پہلوں کو ملی تو یہ تو نہیں ہوسکتا۔ یہ اللہ کے عمومی قانون کے خلاف ہے۔ پس یہ دعا اور ساتھ برے اعمال سے بچنے کی کوشش ہی انسان کو اُس سزا سے بچاتی ہے۔ پہلے لوگوں کی خطاؤں کی وجہ سے اُن پر ایسی حکومتیں مسلّط کر دی گئیں جو اُن کے حقوق کا خیال نہیں رکھتی تھیں۔ پس ہمیں ایسے حکمرانوں سے بچا جو ہمارے لئے سزا بن گئے ہیں اور تیری ناراضگی کی وجہ سے یہ سزا ہم پر مسلّط ہے۔ اگر تو ناراضگی کی وجہ سے ہے تو بہت زیادہ درد سے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ صرف امتحان ہے تو اس امتحان کو بھی ہم سے ہلکا کر دے۔

پھر یہ دعا سکھائی کہ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا (-)۔ بعض دفعہ دوسروں کی سزا کا بھی اثر انسان پر پڑتا ہے۔ یا کسی نہ کسی طریقے سے اثر پہنچ رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کی بھی دعا سکھائی کہ اللہ تعالیٰ دوسروں کے قصور کی سزا کے اثرات سے بھی بچائے رکھے۔ لڑائی اور جنگ میں دہشت گردی کے حملوں میں جن کو مارنا مقصود نہیں ہوتا، وہ بھی مارے جاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے، کسی خاص گروپ کو مارنا چاہتے تھے لیکن وہاں جو بھی گیا وہ مرگیا۔ معصوم بچے بھی مرجاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ کی شرط اس لئے ہے کہ یہاں ناراضگی کا سوال نہیں، بلکہ دنیاوی مسائل اور ابتلاؤں کا ذکر ہے۔ ناراضگی تو خدا تعالیٰ کی چھوٹی بھی برداشت نہیں ہوتی لیکن چھوٹی تکلیف برداشت کر لی جاتی ہے۔ پس روحانی سزا میں یہ دعا ہے کہ ہمیں تیری کسی ناراضگی کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ مگر جب دنیاوی تکالیف کا ذکر آیا تو وہاں یہ دعا سکھائی کہ مجھے چھوٹے موٹے ابتلاؤں پر اعتراض نہیں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہمیشہ پھولوں کی سیج پر چلتا رہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی آزمائش کے لئے فرمایا ہے کہ میں امتحان لوں گا۔ البتہ وہ ابتلاء جو دنیا میں تیری ناراضگی کا موجب نہیں ہیں اور دنیا میں آتے رہتے ہیں، اُن کے بارے میں میری یہ دعا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ابتلا میری طاقت سے بالا ہو۔ مومن ابتلاؤں کی خواہش نہیں کرتا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں مومن کو آزماتا ہوں، اس لئے آزمائش کو آسان کرنے کی دعا بھی سکھا دی۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد2 صفحہ 659)

اور پھر فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ وَاعْفُ عَنَّا ۔ مجھ سے عفو کر اور بدنتائج سے مجھے بچالے وَاغْفِرْلَنَا جو غلط کام میرے سے ہو گئے ہیں اُن کے نتائج اور اثرات سے مجھے بچالے۔ میرے غلط کاموں پر پردہ ڈال دے اور یوں ہو جائے جیسے میں نے غلط کام کیا ہی نہیں۔

عفو کے معنی رحم کے بھی ہوتے ہیں اور جو چیز کسی انسان سے رہ جائے، اُس کا ازالہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ وہ مہیا کر دی جائے۔ پس وَاعْفُ عَنَّا میں یہ فرمایا کہ میرے عمل میں سے جو چیز رہ گئی ہے، یا میرے کام میں جو چیز رہ گئی ہے، تُو اُسے اپنے رحم اور فضل سے مہیا فرما دے۔ وَارْحَمْنَا ۔ یعنی جو بھی میرے سے غلطیاں ہوئی ہیں اور میری ترقی کے راستے میں روک ہیں یا میری وجہ سے جماعتی ترقی پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اُن غلطیوں کے متعلق مجھ پر رحم کر اور ترقیات کے راستے میں تمام روکوں کو دور فرما دے۔

اَنْتَ مَوْلٰنَا ۔ کہ تو ہمارا مولیٰ ہے۔ ہمارا آقا ہے۔ لوگوں نے ہماری کمزوریاں تیری طرف منسوب کرنی ہیں۔ آج دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم جماعت ہیں۔ کوئی فردِ جماعت بھی جب کوئی حرکت کرتا ہے تو اُس کا اثر مجموعی طور پر بعض دفعہ جماعت پر ہی پڑ جاتا ہے۔ پس اے خدا! جب لوگوں نے کمزوریاں تیری طرف منسوب کرنی ہیں، لوگوں نے یہ کہنا ہے کہ یہ الٰہی جماعت کہلاتی ہے، دعویٰ کرتی ہے، اُسے بھی دوسروں کی طرح تکلیفیں پہنچ رہی ہیں اور سزائیں بھی مل رہی ہیں۔ پس اے مولیٰ! تو ہمارا آقا ہے، ہم تیرے خادم ہیں۔ تُو ہم پر رحم کر۔ ہماری کمزوریاں تیری طرف منسوب ہوں گی، لوگ سمجھیں گے کہ یہ صرف ان کے دعوے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور جو ہدایت اور (دعوت الی اللہ) کا کام ہم کر رہے ہیں اُس میں روکیں پیدا ہوں گی، اُس پر اثر پڑے گا اور لوگ ہدایت سے محروم ہو جائیں گے۔ پس ہم رحم کی بھیک مانگتے ہیں۔ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اقرار کرتے ہیں۔ تیرے سے عفو اور بخشش کے طلبگار ہیں۔

فَانْصُرْنَا (-)۔ پس اپنی خاص نظر ہم پر ڈالتے ہوئے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔ اور جو لوگ ایسے کام کر رہے ہیں جس سے (دین حق) کی ترقی میں روک واقع ہو رہی ہے اُن پر تُو ہمیں غالب کر۔ اور تیرے نام اور تیری (دعوت) کو ہم دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ آجکل صرف غیر مسلم ہی نہیں یا وہ لوگ جو خدا کو نہیں مان رہے وہی (دین) کے خلاف باتیں نہیں کر رہے بلکہ (-) میں سے بھی ایک طبقہ ایسا ہے جو (دعوت الی اللہ) کے راستے میں روک بن رہا ہے۔ بلکہ (-) میں سے زیادہ ایسے ہیں جو (-) کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلم دنیا میں ہماری (دعوت الی اللہ) میں روک بن رہے ہیں۔ (دین) کے نام پر جو بعض شدت پسند گروہ بنے ہوئے ہیں، یہ لوگ شدت پسندی والا (دین) پیش کر رہے ہیں، اُس کا اثر ہماری (دعوت الی اللہ) پر بھی ہوتا ہے، ہو رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے خاص شدت کے ساتھ اس لحاظ سے بھی دعا کی ضرورت ہے۔

پھر دعاؤں میں حضرت مسیح موعود کی دعا جو الہامی دعا ہے کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ (-)۔ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ) کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔ دنیا و آخرت کے حَسَنَہ سے ہمیں نوازتا رہے۔ یہ دعا بھی آجکل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لئے یہ دعا خاص طور پر ہر احمدی کو پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ دین اور دنیا اور آخرت کی حَسَنَہ سے ہمیں نوازے۔ نیکیوں پر قائم فرمائے۔ لغزشوں اور گناہوں کو معاف فرمائے اور آئندہ اُن سے ہمیشہ بچائے۔

پاکستان کے احمدیوں کو بھی خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں۔ اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے جو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے دعا کو کمال تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ کراچی میں ایک بم دھماکے سے ایک احمدی شہید ہو گئے۔ اسی طرح پاکستان میں ایک اور وفات بھی ہوئی ہے جو ہمارے ایک دیرینہ خادمِ سلسلہ تھے۔ تو ان دونوں کے جنازہ غائب میں نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان کے مختصر کوائف پیش کر دیتا ہوں۔

جو شہید ہوئے ہیں اُن کا نام مکرم و محترم مبشر احمد عباسی صاحب ابن مکرم نادر بخش عباسی صاحب ہے۔ 3 مارچ 2013ء کو ان کی شہادت ہوئی۔ مبشر احمد عباسی صاحب مرحوم کے خاندان میں آپ کے پڑدادا مکرم و محترم تونگر علی عباسی صاحب کے ذریعہ احمدیت آئی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ ان کا خاندان کا تعلق علی پور کھیڑا یا کھیڑا یوپی انڈیا سے تھا۔ آپ کے خاندان میں آپ کے دو پھوپھا محمد صادق عارف صاحب اور مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی

درویش قادیان تھے۔ آپ کے دادا انڈین پولیس میں تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے زندگی وقف کر دی اور قادیان میں بطور انسپکٹر (-) المال کے خدمت کی توفیق پائی۔ مبشر احمد عباسی صاحب جو شہید ہیں، 1968ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ 45 سال کی ان کی عمر تھی۔ ملازمت کی غرض سے 1982ء میں کراچی چلے گئے۔ شہادت کے وقت کراچی کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں ملازمت کر رہے تھے۔ 3 مارچ 2013ء کی شام نماز مغرب کے وقت عباس ٹاؤن کراچی میں ایک بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 50 سے زائد افراد جاں بحق ہوئے اور متعدد افراد زخمی ہوئے۔ ان کی رہائش بھی عباس ٹاؤن میں ہی تھی۔ واقعہ سے پانچ منٹ پہلے کچھ ادویات وغیرہ لینے کے لئے گھر سے نکلے اور دھماکے کی زد میں آ گئے۔ شنید ہے کہ مبشر عباسی صاحب دھماکے کی جگہ کے بہت قریب تھے اور موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ ابتدائی طور پر آپ کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ بعد میں ٹیلی فون پر اطلاع کے ذریعہ سے ہسپتال جا کر آپ کی شناخت ہوئی۔ مبشر عباسی صاحب انتہائی اچھی اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ بچوں اور اہلیہ کے ساتھ اور بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا تعلق تھا۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی خدیجہ مبشر بارہ سال کی اور ایک بیٹا نادر بخش دس سال کی عمر کے ہیں۔ ان کے علاوہ تین بہن بھائی ہیں۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ جماعت کے ایک دیرینہ خادم مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کا ہے جن کی 3/مارچ 2013ء کو نوے سال کی عمر میں وفات ہوئی (-)۔ آپ 16/اکتوبر 1923ء کو شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ اور ان کے والد حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے۔ انہوں نے آپ کو پیدائش سے پہلے ہی وقف کر دیا تھا۔ آپ نے اسلامیہ کالج لاہور سے بی ایس سی کرنے کے بعد 1946ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم ایس سی کیمسٹری کا امتحان پاس کیا۔ ایم ایس سی کرنے کے فوراً بعد حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت مصلح موعود نے کیمسٹری کے لیکچرار کے طور پر تعلیم الاسلام کالج قادیان میں ان کا تقرر کر دیا۔ اور ان کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ کالج کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ ہجرت کے بعد یہ پہلے لاہور اور پھر جب ٹی آئی کالج ربوہ منتقل ہوا ہے تو وہاں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ 1956ء میں آپ یہاں لندن آئے اور 1958ء میں یونیورسٹی آف لندن سے آرگینک کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ربوہ واپسی پر ٹی آئی کالج ربوہ میں 1963ء تک کیمسٹری پڑھاتے رہے۔ 1963ء میں پھر آپ لندن آئے اور 1964ء میں لندن یونیورسٹی سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کیا۔ رائل انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل سوسائٹی کے فیلو بنے اور اسی طرح 1964ء سے 1978ء تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پروفیسر، ہیڈ آف کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ اور کچھ عرصہ تک انچارج پرنسپل کے طور پر کام کیا۔ 1972ء میں جب کالج اور جماعت کے تعلیمی ادارے حکومت نے زبردستی لے لئے تو پھر ان کی وہاں سے گورنمنٹ کالج راولپنڈی ٹرانسفر کر دی گئی۔ پھر دوسرے دو کالجوں میں پرنسپل رہے۔ بہرحال 1986ء میں یہ ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے ربوہ کے تعلیمی اداروں کی حالت دیکھتے ہوئے اپنے سکول کھولے، پرائمری سکول بھی اور نرسری سکول بھی اور ہائی سکول بھی۔ اور کافی دیر تک جب تک کہ جماعت کے سکول دوبارہ وہاں نہیں کھلے ان کے سکول بڑا اچھا کام کرتے رہے اور بچوں کو سنبھالتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب انتہائی سادہ ہمدرد طبیعت کے مالک تھے ضرورتمندوں کی خدمت کرنے والے، اُن کی مدد کرنے والے تھے۔ جو تعلیم نہیں حاصل کر سکتے تھے اُن کی تعلیم میں مدد کرتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ بڑا پیار و محبت کا سلوک تھا۔ مشورے بڑے مخلصانہ اور بڑے صائب ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں جامعہ نصرت کالج برائے خواتین ربوہ میں سائنس بلاک کی تعمیر بھی آپ نے فرمایا تھا تو شاہ صاحب نے ہی کروائی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور مقرر ہوئے۔ 1956ء تا 1958ء لندن میں خدام الاحمدیہ کے قائد بھی رہے ہیں۔ اسی دوران سیکرٹری مال جماعت لندن کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ خلافت سے ان کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ ان کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ان کا پڑھانے کا طریقہ بھی بڑا سادہ تھا۔ میں نے بھی کچھ دن ان سے پڑھا ہوا ہے، طلباء کو دوست بنا کر پڑھاتے تھے۔ بڑی سادگی تھی۔ ان کے بارہ میں مجیب اصغر صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ لنگر خانے میں پاکستان میں ڈیوٹیاں تھیں تو ایک دفعہ یہ لنگر خانے میں آئے۔ ان کے کچھ مہمان آ گئے تھے۔ روٹی لینی تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ اچھا۔ اور گرم گرم روٹیاں وہ دینے لگے تو انہوں نے کہا کپڑا لائیں۔ کپڑے میں روٹی ڈال دوں۔ تو انہوں نے کہا کپڑا تو میں لایا نہیں، شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی قمیض کا پلّو آگے کر دیا کہ اس میں ڈال دو اور لے کے چلے گئے۔ کوئی کسی قسم کا عار نہیں تھا کہ میں اس طرح روٹی اُٹھا کے جا رہا ہوں کیونکہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کو کھلانی تھی اور اس لحاظ سے بڑی سادگی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اسی طرح شہید کے بھی درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو صبر، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔

غزل

تمہارے شہر میں دُھونی رما کے دیکھیں گے
تمہارا ظرف بھی اب آزما کے دیکھیں گے

ہمیں تو قُوتِ بازو سے کام لینا ہے
پھر اس کے بعد کرشمے دعا کے دیکھیں گے

میں سر بلند جو گزروں گا تیرے در کے قریب
گلی کے لوگ ترے، سر جھکا کے دیکھیں گے

وہ روبرو ہوں تو ہے ان کو دیکھنا دشوار
ہم ان کو بزمِ تصور میں لا کے دیکھیں گے

وہ بندشوں کا زمانہ بھی یاد ہے ہم کو
یہ سوچتے ہیں انہیں چھپ چھپا کے دیکھیں گے

لئے ہیں اشک تمہارے جو میں نے دامن پر
انہیں کو لوگ ستارے بنا کے دیکھیں گے

ہزار شکوے ہیں ان سے، شکایتیں ہیں ہزار
میں کیا کروں گا وہ جب مسکرا کے دیکھیں گے

نہ نام لیں گے وہ تیغ و تفنگ کا محمود
جو لوگ معجزے صبر و رضا کے دیکھیں گے

محمود الحسن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم سکندر منظور بھٹی صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی رحمانہ سکندر واقفہ نو نے پونے 6 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچی مکرم منظور احمد بھٹی صاحب آف چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا کی پوتی ہے۔ تقریب آمین 22۔اپریل 2013ء کو بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بچی سے آخری سورتیں سنیں اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن شریف پڑھانے کی سعادت محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کو ملی۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن شریف پڑھنے، پڑھانے کی توفیق دے، حافظہ قرآن بنائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم داؤد احمد شاکر صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم طاہر احمد حماد صاحب سینئر اکاؤنٹس مینیجر شاہ تاج ٹیکسٹائل ملز ملتان روڈ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 مارچ 2013ء کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام سعد احمد تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم فضل دین بٹ صاحب مرحوم فیصل آباد کی نسل سے اور مکرم ارشد سلطان احمد صاحب جھنگ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی لمبی عمر والا، نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم شیخ نثار احمد صاحب شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی مکرمہ حمزہ شیراز صاحبہ بنت مکرم شیخ شیراز احمد صاحب آف شیخوپورہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عمر فاروق صاحب ولد مکرم داؤد احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ 10 ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مکرم تاثیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم سلطان بشیر خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ نمیرہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب مجوکہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم اپریل 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حمدان احمد مجوکہ تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ملک احمد یار صاحب مجوکہ کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب دارالعلوم شرقی مسرور اطلاع دیتے ہیں۔

عزیزم جری اللہ خان عمر 10 سال ابن مکرم سعید اللہ خان صاحب ملہی کا ایک گردہ پہلے ہی ناکارہ ہے اب دوسرا بھی بڑی تیزی کے ساتھ فیل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنی جناب سے فضل و رحم فرماتے ہوئے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

8 مئی 2013ء

12:40 am	عربی سروس 3 مئی 2013ء
1:40 am	ان سائیٹ
2:15 am	آؤ کہانی سنیں
2:40 am	Birdville Track
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے 22 جولائی 2011ء
7:40 am	Birdville Track
8:05 am	علم الابدان۔طب وصحت
8:30 am	آؤ کہانی سنیں
9:00 am	سیرت النبی ﷺ
9:50 am	لقاء مع العرب 2 مئی 1996ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	الترتیل
11:50 am	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2011ء
1:15 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال وجواب 25 فروری 1996ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2007ء
6:50 pm	بنگلہ پروگرام
7:55 pm	دینی وفقہی مسائل
8:35 pm	کڈز ٹائم
9:10 pm	فیتھ میٹرز
10:05 pm	میدان عمل کی کہانی
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2011ء

9 مئی 2013ء

12:45 am	ریئل ٹاک
1:50 am	دینی وفقہی مسائل
2:30 am	کڈز ٹائم
3:05 am	میدان عمل کی کہانی
3:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2007ء
4:20 am	انتخاب سخن
5:25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:50 am	دینی وفقہی مسائل
8:30 am	جماعت احمدیہ کے مخالفت 120 سالوں کی روداد
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب 7 مئی 1996ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	دورہ حضور انور مغربی افریقہ
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 2013ء
8:05 pm	کسر صلیب
8:45 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:25 pm	ترجمۃ القرآن
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ حضور انور مغربی افریقہ

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال

اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30/ اپریل 2013ء

1:30am	راہ ہدیٰ
3:00am	خطبہ جمعہ 6 جولائی 2007ء
6:25am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
8:00am	خطبہ جمعہ 6 جولائی 2007ء
9:55am	لقاء مع العرب
12:00pm	جلسہ سالانہ جرمنی۔ حضور انور کا خواتین کو خطاب 25 جون 2011ء
11:30pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

یکم مئی 2013ء

6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	جلسہ سالانہ یوکے حضور انور کا خطاب 22 جولائی 2011ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 20 جولائی 2007ء
7:55 pm	فقہی مسائل
11:25 pm	جلسہ سالانہ یوکے

خبریں

انتخابی دفاتر اور جلسے پر خودکش بم حملے

13 افراد جاں بحق کوہاٹ میں آزاد امیدوار کے دفتر کے باہر خودکش دھماکے، پشاور میں انتخابی دفتر پر بم حملے اور صوابی میں اے این پی کے جلسہ میں دھماکے سے 13۔افراد جاں بحق اور 33 زخمی ہوگئے۔ طالبان نے ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) تحریک انصاف، جے یو آئی اور جماعت اسلامی کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ پولیس کے مطابق دھماکہ اتوار کی صبح ساڑھے 9 بجے کے قریب کوہاٹ کے علاقے کچا پکا میں ہوا جس میں 9 افراد جاں بحق اور 16 زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو کوہاٹ اور ہنگو کے ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا جہاں پر 6 زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

صوبائی حکومتیں امیدواروں کی سیکیورٹی یقینی بنائیں

الیکشن کمیشن نے کراچی، بلوچستان پشاور اور کوہاٹ میں بم دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے صوبائی حکومت کو ایک بار پھر ہدایت کی ہے کہ وہ سیاسی رہنماؤں اور امیدواروں کو سیکیورٹی فراہم کرنے کی اپنی بنیادی ذمہ داری پوری کریں۔ انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں اور ان کے کارکنوں کو تحفظ فراہم کریں۔ دہشت گردانہ واقعات سے بچنے کے لئے سخت حفاظتی اقدامات اٹھائے جائیں اور امیدواروں کو ایسا ماحول فراہم کیا جائے جہاں وہ پرامن انداز میں اپنی انتخابی مہم چلا سکیں۔

چھٹی کے روز ہسپتال داخل ہونے والوں کی شرح اموات زیادہ ہے

ایک نئی تحقیق کے مطابق چھٹی کے روز ہسپتال داخل ہونے والے مریض عام دنوں میں داخل ہونے والوں کے مقابلے میں جلدی فوت ہو جاتے ہیں، تحقیق میں معلوم ہوا ہے کہ دنیا بھر کے ہسپتالوں میں چھٹی کے روز ایمرجنسی میں ہونے والی ہلاکتیں عام دنوں کے مقابلے میں 10 فیصد زیادہ ہیں اور صرف برطانیہ میں ان کی تعداد 3000 ہے، محققین کا کہنا ہے کہ ان ہلاکتوں کی وجہ چھٹی کے روز سینئر ڈاکٹروں کا نہ ملنا اور صحت کی دیگر سہولیات کی فراہمی میں کمی ہو سکتی ہے۔ (روزنامہ دنیا 29 جنوری 2013ء)

بقیہ از صفحہ 1 ضرورت کارکنان

☆ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ

☆ حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

☆ امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

7۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ ملازمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

8۔ تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو فضل عمر ہسپتال سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو فضل عمر ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

تعطیل

❁ مورخہ یکم مئی 2013ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

❁ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تصحیح

❁ روزنامہ الفضل مورخہ 29۔اپریل صفحہ نمبر 6 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رپورٹ کے آخر پر حضور انور کے ساتھ قافلہ میں شامل افراد میں دوسرے نمبر پر غلط نام شائع ہوگیا ہے۔ صحیح نام مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلمہ اللہ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

گلٹیاں و رسولیاں

ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔

عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری

ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں

E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ

047-6214458

ربوہ میں طلوع وغروب 30/ اپریل

طلوع فجر	3:56
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	6:49

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زدجام عشق خاص	9000/-	معجون فلاسفہ	120/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	100/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434,6211434

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیچ جیولرز بیگ

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ

0300-4146148

فون شوروم پیچ: 047-6214510- 049-4423173

کبھی بھی کسی کا برا نہ سوچیں

وردہ فیبرکس لان ہی لان

5 سوٹ لان خریدنے پر ایک لان 3P سوٹ بالکل فری

شفون دوپٹہ لان 4P لان دوپٹہ لان 4P

کلاسک لان۔ اتحاد لان۔ گل احمد، سوئس لان، کاٹن، چکن بریزہ

چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک

0476213883

03336711362

عاطف احمد

FR-10